احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 24 جنوری 2013ء

روزنامہ FR-10 1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 24 جنوری 2013ء 11 ربیع الاوّل 1434 ہجری 24 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 21

قابل حکمران

سرولیم میور (Sir William Muir) رسول کریمؐ کے متعلق لکھتا ہے کہ:

......آپ تک ہر کس و ناکس کی پہنچ ہوتی جیسے دریا کی پہنچ کنارے تک ہوتی ہے۔ باہر سے آئے ہوئے وفود کو عزت و احترام سے خوش آمدید کہتے۔ ان وفود کی آمد اور دیگر حکومتی معاملات کے متعلق تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اندر ایک قابل حکمران کی تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔ سب سے زیادہ حیران کُن بات یہ ہے کہ آپ لکھنا نہیں جانتے تھے۔

(The Life of Mahomet by William Muir, Vol. IV, London: Smith, Elder and Co., 65 Cornhill, 1861, pp.510-13)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریمؐ قرآن شریف کے مضامین میں ڈوب کر تلاوت کرتے تھے اور اس کے گہرے اثرات آپؐ کی طبیعت پر ہوتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپؐ کے بالوں میں سفیدی جھلکنے لگی ہے فرمایا ہاں! مجھے سورۃ ھود، الواقعہ، المرسلات، النبا اور التکویر نے بوڑھا کر دیا۔ (ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب تفسیر سورۃ الواقعہ:3297)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے ایک دفعہ انہیں سورہ رحمان تلاوت کر کے سنائی۔ صحابہ محو حیرت ہو کر خاموشی سے سنتے رہے۔ رسول کریمؐ نے سورت کی تلاوت مکمل ہونے پر اس سکوت کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ایک قوم جنّ کو جب یہ سورت سنائی تو انہوں نے تم سے بھی بہتر نمونہ دکھایا۔ جب بھی میں نے فَبِاَیِّ الاءِ کی آیت پڑھی جس کا مطلب ہے کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے تو وہ قوم جواب میں کہتی تھی۔ لا بِشيءٍ من نعمك یعنی اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو جھٹلاتے نہیں اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۂ رحمان :3291)

قیس بن عاصمؓ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جو وحی آپؐ پر نازل ہوئی ہے۔ اس میں سے کچھ سنائیں نبی کریمؐ نے سورۃ الرحمان سنائی وہ کہنے لگا دوبارہ سنائیں۔ آپؐ نے پھر سنائی اس نے تیسری بار پھر درخواست کی تو آپؐ نے تیسری مرتبہ سنائی جس پر وہ کہہ اُٹھا خدا کی قسم اس کلام میں روانی اور ایک شیرینی ہے اس کلام کا نچلا حصہ زرخیز ہے تو اُوپر کا حصہ پھلدار ہے اور یہ انسان کا کلام نہیں ہوسکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کوئی معبود نہیں اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

(تفسیر الجامع لاحکام القرآن للقرطبی سورۃ الرحمان ص133 مطبوعہ دارالکتاب العربی)

حضرت زیدؓ بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابی بن کعبؓ نے رسول کریمؐ کی موجودگی میں صحابہ کو قرآن کی تلاوت سنائی تو سب پر رقت طاری ہوگئی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا رقت کے وقت دعا کو غنیمت جانو کیونکہ رقّت بھی رحمت ہے۔

(تفسیر الجامع لاحکام القرآن قرطبی جلد15 ص219 دارالکتاب العربی)

کلام الٰہی سن کر رسول کریمؐ پر رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روز آپؐ نے فرمایا کچھ قرآن سناؤ! جب وہ اس آیت پر پہنچے............(سورۃ النساء:42) تو آپؐ ضبط نہ کر سکے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی۔ ہاتھ کے اشارے سے فرمایا بس کرو۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرئ للقاری حسبك:4662)

ضرورت تصاویر بیت اقصیٰ ربوہ

❁ اکتوبر 1966ء میں ربوہ کی بیت اقصیٰ کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اس اہم موقع پر کئی ایک تصاویر کھینچی گئی تھیں۔ ان میں سے اگر کوئی تصویر کسی دوست کے پاس ہو تو براہ کرم شعبہ ہٰذا کو عنایت کر کے ممنون فرمائیں۔ تصاویر سکین کر کے اسی وقت بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔

شعبہ تاریخ احمدیت

PH: +92.47.6211902
Fax: +92.47.6211526
tareekh.ahmadiyyat@saapk.org
Shoba Tareekh E Ahmadiyyat
P.O.Box: 20,Chenab Nagar
Rabwah, Dist: Chiniot,
Pakistan

(انچارج شعبہ تاریخ احمدیت)

نصاب ششماہی دوم واقفین نو

❁ سترہ سال سے زائد عمر کے واقفین نو/واقفات نو کیلئے ششماہی دوم کا نصاب یہ ہے۔ واقفین نو اس کے مطابق تیاری کریں۔

قرآن کریم: پارہ17 نصف آخر معہ ترجمہ از حضرت میر اسحاق صاحب

تاریخ اسلام: دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود صفحہ 103 تا 234

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: کشتی نوح

علمی مسائل: ختم نبوت

قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں متعلقہ کتب وکالت وقف نو میں دستیاب ہیں۔

واقفین نو/واقفات نو اس کی تیاری کریں۔ سیکرٹریان وقف نو/معاونہ صدر واقفات نو اور مربیان/معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ تیاری میں مدد کریں۔

ماہ جولائی 2013ء میں امتحان ہوگا۔

(وکیل وقف نو)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 53

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

اخلاق فاضلہ

آپ کی طبیعت نہایت ہی سادہ تھی کسی دُکھ پر گھبراتے نہیں تھے اور کبھی کسی خواہش سے حد سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے تھے۔ سوانح میں بتایا جا چکا ہے کہ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد اور بچپن میں ہی آپ کی والدہ فوت ہو گئی تھیں۔ ابتدائی آٹھ سال آپ نے اپنے دادا کی نگرانی میں گزارے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے چچا ابوطالب کی ولایت میں پرورش پائی۔ چچا کا خونی رشتہ بھی تھا اور اُن کے والد نے مرتے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں خاص طور پر وصیت بھی فرمائی تھی اس لئے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص طور پر محبت بھی رکھتے تھے اور آپ کا خیال بھی رکھتے تھے لیکن چچی میں نہ وہ شفقت کا مادہ تھا نہ خاندانی ذمہ داریوں کا احساس۔ جب گھر میں کوئی چیز آتی تو بسا اوقات وہ اپنے بچوں کو پہلے دیتیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال نہ رکھتیں۔ ابوطالب گھر میں آتے تو بجائے اِس کے کہ اپنے چھوٹے بھتیجے کو روتا ہوا یا گلہ کرتا ہوا پاتے وہ دیکھتے کہ اُن کے بچے تو کوئی چیز کھا رہے ہیں لیکن اُن کا چھوٹا سا بھتیجا کوہِ وقار بنا ایک طرف بیٹھا ہے۔ چچا کی محبت اور خاندانی ذمہ داریاں اُن کے سامنے آ جاتیں وہ دَوڑ کر اپنے بھتیجے کو بغل میں لے لیتے اور کہتے میرے بچے کا بھی تو خیال کرو، میرے بچے کا بھی تو خیال کرو۔ ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا۔ مگر دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی شکوہ کیا نہ آپ کے چہرہ پر کبھی ملال ظاہر ہوا نہ کبھی اپنے چچیرے بھائیوں سے رقابت پیدا ہوئی۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 1 صفحہ 138 مطبوعہ مصر 1932ء)

چنانچہ آپ کی زندگی بتاتی ہے کہ کس طرح آپ نے بعد کے بدلے ہوئے حالات میں حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کو اپنی تربیت میں لے لیا اور ہر طرح سے ان کی بہتری کی تدابیر کیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دُنیوی لحاظ سے نہایت ہی تلخ طور پر گزری ہے۔ پیدائش سے پہلے ہی اپنے والد کی وفات پھر والدہ اور دادا کی یکے بعد دیگرے وفات، پھر شادی ہوئی تو آپ کے بچے متواتر فوت ہوتے چلے گئے اس کے بعد پے در پے آپ کی کئی بیویاں فوت ہوئیں جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی باوفا اور خدمت گزار بیوی بھی تھیں۔ مگر آپ نے یہ سب مصائب خوشی سے برداشت کئے اور ان غموں نے نہ آپ کی کمر توڑی نہ آپ کی خوش مزاجی پر کوئی اثر ڈالا۔ دل کے زخم کبھی آنکھوں سے نہیں رِسے۔ چہرہ ہر ایک کے لئے بشاش ہی رہا اور شاذ و نادر ہی کسی موقع پر آپ نے اس درد کا اظہار کیا۔

ایک دفعہ ایک عورت جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا اپنے لڑکے کی قبر پر ماتم کر رہی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا۔ اے عورت! صبر کر۔ خدا کی مشیّت ہر ایک پر غالب ہے۔ وہ عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتی نہ تھی اس نے جواب دیا جس طرح میرا بچہ مرا ہے تمہارا بچہ بھی مرتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ صبر کیا چیز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ کہہ کر وہاں سے آگے چل دیئے۔ ایک نہیں میرے تو سات بچے فوت ہو چکے ہیں۔

(بخاری کتاب الاحکام باب ذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن لہ بواب + ابوداؤد کتاب الجنائز باب الصبر عند الصدمۃ)

پس اس قسم کے موقع پر اتنا اظہار تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گزشتہ مصائب پر کبھی کر دیتے تھے ورنہ بنی نوع انسان کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہوئی نہ آپ کی بشاشت میں کوئی فرق آیا۔

تحمل

تحمل آپ میں اس قدر تھا کہ اُس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرما دی تھی آپ ہر ایک کی بات سنتے۔ اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپ خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نام کی بجائے آپ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کہہ کر بُلاتے تھے اور غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپ کا ادب اور احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمد کہہ کر بلانے کے ابوالقاسم کہہ کر بلاتے تھے جو آپ کی کنیت تھی (ابوالقاسم کے معنی ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپ سے آکر بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا۔ اے محمد! بات یوں ہے، اے محمد! بات یوں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی انقباض کے اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بیتاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا اور اُس نے یہودی سے کہا کہ خبردار! آپ کا نام لے کر بات نہ کرو تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابوالقاسم کہو۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو ان کے ماں باپ نے اِن کا رکھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اپنے صحابہؓ سے کہا دیکھو! یہ ٹھیک کہتا ہے۔ میرے ماں باپ نے میرا نام محمد ہی رکھا تھا جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپ جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض لوگ آپ کا رستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے آپ کھڑے رہتے جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپ آگے چل پڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت دیر تک آپ کا ہاتھ پکڑے رکھتے۔ گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا آپ بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔ ہر قسم کے حاجت مند آپ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپ مانگنے والے کو اُس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور آپ پھر بھی اُس کی خواہش پوری کر دیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی بار مانگتے چلے جاتے اور آپ اُن کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اُسے اُس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک مخلص صحابیؓ نے متواتر اصرار کر کے آپ سے کئی دفعہ اپنی ضرورتوں کے لئے روپیہ مانگا۔ آپ نے اُس کی خواہش کو پورا تو کر دیا، مگر آخر میں فرمایا سب سے اچھا مقام تو یہی ہے کہ انسان خدا پر توکل کرے۔ اس صحابی کے اندر اخلاص تھا اور ادب بھی تھا جو کچھ وہ لے چکا ادب سے اُس نے واپس نہ کیا لیکن آئندہ کے متعلق اُس نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! یہ میری آخری بات ہے اب میں آئندہ کسی سے کسی صورت میں بھی سوال نہیں کروں گا۔

ایک دفعہ جنگ ہو رہی تھی غضب کا معرکہ پڑ رہا تھا، نیزے پھینکے جا رہے تھے، تلواریں کھٹا کھٹ گر رہی تھیں کھوے سے کھوا چھل رہا تھا۔ سپاہی پر سپاہی ٹوٹا پڑ رہا تھا کہ اُس صحابی کے ہاتھ سے عین اُس وقت جبکہ وہ دشمن کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے کوڑا گر گیا۔ ایک ہمراہی پیدل سپاہی نے اس خیال سے کہ اگر افسر نیچے اُترا تو ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچ جائے جھک کر کوڑا اُٹھانا چاہا تا کہ اُن کے ہاتھ میں دیدے۔ اِس صحابی کی نظر اُس سپاہی پر پڑ گئی اور انہوں نے کہا اے میرے بھائی! تجھے خدا ہی کی قسم تو کوڑے کو ہاتھ نہ لگا یہ کہتے ہوئے وہ گھوڑے سے کود پڑے اور کوڑا اُٹھا لیا پھر اپنے ساتھی سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کیا تھا کہ میں کسی سے کوئی سوال نہیں کروں گا اگر میں کوڑا تمہیں اُٹھانے دیتا تو گو میں نے اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا تھا لیکن اس میں کیا شبہ تھا کہ زبانِ حال سے یہ سوال ہی بن جاتا اور ایسا کرنا مجھے وعدہ خلاف بنا دیتا گو یہ جنگ کا میدان ہے مگر میں اپنا کام خود ہی کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 277۔ المکتب الاسلامی بیروت (مفہوماً))

ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب انگلینڈ سے تشریف لا چکے ہیں۔ موصوف مورخہ 19 جنوری تا 20 فروری 2013ء فضل عمر ہسپتال میں بطور وقف عارضی ہومیو کلینک کر رہے ہیں۔ وہ ہومیو پیتھک اور آکو پنکچر کے علاوہ جلدی امراض کے بھی ماہر ہیں۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تکالیف کے علاج کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ایک عقلمند عورت وہی ہے جو یہ سوچے کہ میں نے اپنا گھریلو چین اور سکون کس طرح پانا ہے؟ اپنے گھر کو جنت نظیر کس طرح بنانا ہے اگر دنیا کی طرف نظر رہے تو یہ سکون کبھی حاصل نہیں ہوسکتا۔ حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے

اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہئے

پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیادار ہیں لیکن اگر برقعوں پر گوٹے کناری لگے ہوئے ہوں اور توجہ دلانے والے الفاظ لکھے ہوئے ہوں تو یہ پردہ نہیں ہے، نہ ایسے برقعوں کا کوئی فائدہ ہے

جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں دعوت الی اللہ ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی۔ جہاں مَردوں کو دعوت الی اللہ کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کودنے کی ضرورت ہے وہاں عورتوں کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اس میدان میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے

پس اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ احمدیت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کر کے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو یہاں پہنچائیں۔ ہر گھر تک پہنچائیں، ہر شخص تک پہنچائیں۔ یہ عورتوں کا بھی فرض ہے اور مردوں کا بھی فرض ہے

اُن لوگوں کی قربانیوں کو بھول نہ جائیں جنہوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر احمدیت کی آبیاری کی ہے۔ آج تک یہ قربانیاں ہورہی ہیں جو یہاں آپ کے آنے کا ذریعہ بن رہی ہیں اور آپ کے یہاں رہنے کا ذریعہ بن رہی ہیں

احمدیت کی خاطر جان کا نذرانہ پیش کرنے والی خواتین کی قربانیوں کا تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب فرمودہ 2 جون 2012ء بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی بمقام کالسروئے۔ جرمنی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بہت سی جگہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر عمل کرنے والے کے عمل کی جزا دیتا ہے اور اس میں کسی کی تخصیص نہیں رکھی، مخصوص نہیں کیا کہ فلاں کو ملے گی یا فلاں کو نہیں ملے گی۔ بعض آیات میں خاص طور پر بیان فرمایا ہے کہ عمل کرنے والے چاہے مرد ہوں یا عورت، جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے اعمال بجا لائے گا، اپنی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرے گا، اپنے عبادتوں کے معیار بلند کرے گا۔ دین کی خاطر اپنی قربانیوں کے معیار بلند کرے گا، دوسرے اعمالِ صالحہ بجا لائے گا تو یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور وہ جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ گناہوں کی سزا تو دونوں، عورتوں اور مردوں، کو اُن کے غلط اعمال کی وجہ سے دیتا ہے یا دے اور نیکی کی جزا باوجود اس کے کہ عورتیں نیک اعمال بجا لا رہی ہیں، اُتنی نہ دے جتنی مردوں کو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی ارشاد کا نتیجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عورتوں نے حقوق بجالانے کی طرف بھی توجہ دی، اپنی عبادتوں کے حق بھی ادا کئے اور دوسرے نیک اعمال بجا لانے کی طرف بھی توجہ دی۔ حتی المقدور جتنی کوشش ہوسکتی تھی، کی۔ دین کی خاطر قربانیاں بھی دیں۔ اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے۔

چند مہینے پہلے میں نے آپ کے اجتماع پر آپ کو یہ توجہ دلائی تھی، اُس میں گو اتنی حاضری نہیں تھی، کہ یہاں آ کر رہنے والی، اس معاشرے میں آ کر رہنے والی ہر عورت ہمیشہ یہ یاد رکھے کہ اُس کی کیا تعلیم ہے اور اپنی اصل تعلیم کو بھول نہ جائیں۔ اسی طرح بچیاں دنیا کی چمک اور رونقوں کو ہی سب کچھ نہ سمجھیں بلکہ یہ دیکھیں کہ وہ کون ہیں، اُن کے مقاصد کیا ہیں اور اُن کے عہد کیا ہیں۔ کیا عہد وہ کر رہی ہیں۔ ایک احمدی (-) عورت اور لڑکی معاشرے میں انقلاب لانے کے لئے پیدا کی گئی ہے، نہ کہ معاشرے کی رونقوں کا حصہ بننے کے لئے۔ عورت نے یہ نہیں دیکھنا کہ مرد کیا کرتے ہیں بلکہ انہوں نے یہ دیکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک احمدی عورت کو بھی یہ ارشاد ہے کہ .... (سورۃ آل عمران:111) تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتی ہو اور بدی سے روکتی ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہو۔

بعض کے دل میں شاید یہ خیال آ جائے کہ چند مہینے پہلے بھی ہمیں اس حوالے سے نصیحت کی تھی اور آج پھر اُسی کو دہرا رہے ہیں۔ (میرا خیال ہے کہ مَیں نے یہی بات کی تھی)، تو میرا جواب یہ ہے کہ اگر آپ سب مجھے یہ یقین دہانی کروا دیں کہ اجتماع پر کی گئی تمام باتوں کی ہر عورت نے سو فیصد تعمیل کر لی ہے تو پھر کسی اور بات کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ (-) کی تعلیم کا محور ہی یہ ہے کہ (-) ہیں جن کا کام نیکیوں کی تلقین کرنا ہے اور برائیوں سے روکنا ہے اور اللہ تعالیٰ پر اپنے کامل ایمان کا اظہار کرنا ہے۔ جب انسان میں کامل ایمان پیدا ہو جائے تو پھر نیکیاں اُس کا اوڑھنا بچھونا ہو جاتی ہیں جن کا اظہار اُس کے ہر عمل سے ہو رہا ہوتا ہے اور جب اپنے عمل اُس معیار کے ہوں جہاں نیکیاں نظر آ رہی ہوں اور صرف نیکیاں نظر آ رہی ہوں، تبھی ہم دوسرے کو نیکیوں کی تلقین کرنے کا حق رکھ سکتے ہیں۔ تبھی ہم حقدار ٹھہرتے ہیں کہ دوسرے کو بھی نیکیوں کی تلقین کریں۔ اگر ہمارے عمل اُس کے مطابق نہ ہوں تو دوسروں کو نیکیوں کی ہم کیا تلقین کریں گے۔ ان ملکوں میں رہتے ہوئے بعض کے نیکیوں کے معیار شاید بدل گئے ہوں یا بعض کے بدل جاتے ہیں، لیکن ہم نے نیکیوں کے معیار وہ رکھنے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے ہمیں تلقین کی ہے، ہمیں ارشاد فرمایا ہے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق اُس کے فضل کے حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ................

(النساء:125) اور جو لوگ خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں، مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

پس "وَھُوَ مُؤْمِنٌ" کہہ کر اور پہلے آیت جو

میں نے پڑھی ہے اس میں "تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ" کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لازمی قرار دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ہی نیک اعمال کو نیک اعمال قرار دیا ہے۔ اگر اُس تعلیم سے پرے ہٹ کر کوئی عمل ہیں، جتنی مرضی نیکیاں ہوں وہ نیک عمل صالح نہیں ہو سکتے۔ انسانوں کی تعریف کے مطابق نہیں ہوتے یہ۔ پس ہر احمدی عورت اور مرد کا کام ہے کہ ایمان کے اس معیار کو حاصل کرتے ہوئے اُن نیک اعمال کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی جنت کا وارث یا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا جن لوگوں کو بتایا ہے اُن کی ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ "اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ" کہ وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔ اب یہ بات دیکھنے کے لئے سب سے پہلے تو ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے، اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت تمام دنیاوی محبتوں کے مقابلے میں غالب ہے؟ اگر ہے تو یقیناً ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے وارث بننے والے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ مرنے کے بعد ان جنتوں کے وارث بنیں گے، بلکہ یہ دنیا بھی اُن کے لئے جنت بنا دی جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:...... (الرحمٰن:47) کہ جو اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اُس کے لئے دو جنتیں ہیں، دنیا میں بھی اور اخروی بھی۔ اپنے ربّ کی شان سے ڈرنا اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہے، دل میں تقویٰ ہے۔ محبوب کا خوف اُس کی سزا کے ڈر سے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ اُس کی ناراضگی اُس سے دور کر دے گی۔ اور یہ ایک سچا محبت کرنے والا کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ جب دنیاوی محبتوں میں یہ حال ہے تو خدا تعالیٰ کی محبت میں کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ دنیاوی محبتیں تو بسا اوقات بد انجام پر منتج ہوتی ہیں اور پھر کوئی ضمانت نہیں کہ ان محبتوں میں یقیناً سکونِ قلب کا سامان ہو گا، دل کی تسکین ہو گی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی محبت میں تو اس دنیا میں بھی سکونِ قلب کی ضمانت ہے اور اُخروی زندگی میں بھی جو اصل زندگی ہے، جو مرنے کے بعد کی زندگی ہے اُس میں بھی سکونِ قلب کی ضمانت ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"جو شخص خدا تعالیٰ کے مقام اور عزت کا پاس کر کے اور اس بات سے ڈر کر کہ ایک دن خدا تعالیٰ کے حضور میں پوچھا جائے گا، گناہ کو چھوڑتا ہے، اُس کو دو بہشت عطا ہوں گے۔ اول اسی دنیا میں بہشتی زندگی اُس کو عطا کی جاوے گی اور ایک پاک تبدیلی اُس میں پیدا ہو جائے گی۔"

پس اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا خوف رکھنے والے اس دنیا میں ہی ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں جو دوسروں کو بھی نظر آ رہی ہوتی ہے اور خدا اُس کا متولی اور متکفل ہو جائے گا۔

پھر فرمایا: "دوسرے مرنے کے بعد جاودانی بہشت اس کو عطا کیا جائے گا۔ یہ اس لئے کہ وہ خدا سے ڈرا اور اُس کو دنیا پر اور نفسانی جذبات پر مقدم کر لیا۔"

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 158)

پھر آپ اس بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ:

"یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اُٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ اُن کو دونوں جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وَلِمَنْ خَافَ...... اور یہ اسی واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے، (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف آنے والے) دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ اُن کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اس دنیا میں اور ایک جو آگے ہو گا۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 411 مطبوعہ ربوہ)

پس اگر انسان غور کرے تو عقلمندی کا سودا تو یہی ہے کہ نہ صرف اس دنیا کی نعمتوں کو پا لیا جائے، اُس کے لئے کوشش کی جائے بلکہ آخرت کی نعمتوں کو بھی پانے والا بنا جائے۔ پس ہر عمل جو انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے، اُس کے کرنے سے اس زندگی میں بھی انسان خدا کی پناہ میں رہتا ہے اور اگلے جہان میں بھی۔ ہمیشہ یاد رکھیں اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی شخص بھی اپنی کوشش سے یا کسی کی مدد سے کسی شر سے نہیں بچ سکتا۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خوف رکھنے والے اور اپنی طرف آنے والے کا متولی ہو جاتا ہے، اُس کا دوست بن کر اُس کے ہر کام کے وہ نتائج پیدا فرماتا ہے جو اُس کی دنیا و آخرت سنوارتے ہیں۔ شیطان ایک انسان کو ورغلا کر دنیا کی چمک دکھا کر اپنی طرف مائل کرتا ہے کہ یہ چیزیں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور بعض گھر اس لئے اُجڑ جاتے ہیں کہ مرد اُن کی خواہشات پوری نہیں کر سکتے۔ ڈیمانڈز بہت زیادہ ہو جاتی ہیں۔ یا اگر اُجڑتے نہیں تو بے سکونی کی کیفیت رہتی ہے۔ لیکن جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والے ہوں اُن کا کفیل خدا خود ہو جاتا ہے، اُن کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ ایک عقلمند عورت وہی ہے جو یہ سوچے کہ میں نے اپنا گھریلو چین اور سکون کس طرح پانا ہے؟ اپنے گھر کو جنت نظیر کس طرح بنانا ہے۔ اگر دنیا کی طرف نظر رہے تو یہ سکون کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ دنیاوی خواہشات تو بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ ایک کے بعد دوسری خواہش آتی چلی جاتی ہے جو بے سکونی پیدا کرتی ہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھتے ہیں تو جو بھی خواہش ہو، اللہ تعالیٰ کے ملنے کی، وہ ایک درد ایسا پیدا کرتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا پیار بڑھتا ہے۔ پس حقیقی سکون خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کا کفیل ہوتا ہے تو گو اُس کی دنیاوی ضروریات بھی پوری فرماتا ہے لیکن یہ کفالت ایسی ہے جس میں دنیا ملنے کے ساتھ ساتھ ترجیحات بدل جاتی ہیں، preferences بدل جاتی ہیں۔ اور یہ ترجیحات خود غرضی کی ترجیحات نہیں ہوتیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی ترجیحات ہوتی ہیں۔ پھر دنیاوی کشائش کو ایسی عورت اپنے زیور، سونے اور فیشن کرنے میں خرچ نہیں کرتی بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جماعت پر خرچ کرتی ہے، غرباء پر خرچ کرتی ہے۔ ضرورتمندوں پر خرچ کرتی ہے۔ دین کی اشاعت پر خرچ کرتی ہے اور ایسے خرچ کرنے والی عورتوں اور دنیا کی خاطر اپنی ضروریات کے لئے ہر وقت دولت کا مطالبہ کرنے والی عورتوں کا اگر آپ جائزہ لیں تو نظر آئے گا کہ یقیناً جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہ نیک اعمال کر رہی ہیں اُن کی زندگیوں میں جو سکون اور اطمینان ہے وہ دنیا دار عورتوں کی زندگیوں میں نہیں ہے۔ ایسی عورتوں کے گھروں میں بھی بے سکونی ہے جو دنیا داری والی ہیں۔ لیکن جو دین کو مقدم رکھنے والی ہیں، اُس کی خاطر قربانیاں کرنے والی ہیں، اُنہیں گھروں میں بھی سکون ہے، اور ان کی عائلی زندگی بھی خوش و خرم ہے۔ اُن کے بچے بھی نیکیوں پر قائم ہیں اور جماعت کے ساتھ منسلک ہیں۔

پس اصل جنت یہ سکون ہے جو ان گھروں میں ہے۔ آپ میں سے اکثریت پاکستان سے آئی ہیں۔ اگر اپنے پچھلے حالات کا جائزہ لیں تو یہاں آ کر جہاں آپ کو دینی لحاظ سے سکون نظر آئے گا، یعنی آزادی سے اپنے دینی فرائض ادا کرنے کی وجہ سے بے فکری سے اپنے دین کا اظہار کرنے کی وجہ سے آپ کو اُس دنیاوی خوف سے جو پاکستان میں ایک احمدی کو ہے امن حاصل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو امن میں لے آیا ہے اور سکون کی کیفیت ہے۔ لیکن اس دینی سکون کے ساتھ یہاں آپ کو مالی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے مستحکم کیا ہے۔ لیکن اگر اس مالی استحکام کو آپ نے اپنی اصل ترجیح بنا کر اس کے حصول کے لئے ہی کوشش شروع کر دی اور کرتی چلی گئیں اور اس کے پیچھے پڑی رہیں اور دین کو بھول گئیں، اپنی اصل ترجیحات کو بھول گئیں تو پھر گھروں کا سکون بھی برباد ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور پھر صرف آپ پر ہی اس کا اثر نہیں ہو گا بلکہ آپ کی اولاد بھی ان دنیاوی رونقوں میں ڈوبنے کی وجہ سے دین سے دور چلی جائے گی اور ایک وقت ایسا آئے گا جب پھر آپ کو احساس ہو گا کہ میرے سے غلطی ہو گئی۔ ایسی صورت میں اولاد نہ صرف دین سے دور جاتی ہے بلکہ ماں باپ کے ہاتھوں سے بھی نکل جاتی ہے۔ اُن کا ادب و احترام کرنا بھی چھوڑ دیتی ہے۔

اسی طرح جو جوان بچیاں ہیں اُن سے بھی مَیں کہوں گا کہ اگر بعض بچوں کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم کیوں بعض معاملات میں آزاد نہیں ہیں؟ تو وہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ آپ آزاد ہیں لیکن اپنی آزادی کو اُن حدود کے اندر رکھیں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر کی ہیں۔ اگر آزادی یہاں کے معاشرے کی بے حجابی کا نام ہے تو یقیناً ایک احمدی بچی آزاد نہیں ہے اور نہ ہی اسے ایسی آزادی کے پیچھے جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حدود مقرر کی ہیں اُن کے اندر رہتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہے آپ کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ "حیا ایمان کا حصہ ہے۔"

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان حدیث نمبر 24)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارا ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا پاتا ہے بشرطیکہ تم مومن ہو، تمہارے میں ایمان ہو۔ پس ہر احمدی بچی کو اگر وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کرتی ہے اور اپنے عملوں کی نیک جزا چاہتی ہے تو اپنی حیا کی بھی حفاظت کرنی ہو گی۔ ایک احمدی بچی کا لباس بھی حیا دار ہونا چاہئے نہ کہ ایسا کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ ہو۔ ایسے فیشن نہ ہوں جو غیروں کو، غیر مردوں کو آپ کی طرف متوجہ کریں۔ مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض عورتوں نے ایسے برقعے بھی پہننے ہوتے ہیں، بعضوں نے شروع کر دیئے ہیں جس پر بڑی خوبصورت کڑھائی ہوئی ہوتی ہے اور پھر پیچھے پر، back میں کچھ الفاظ بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اب بتائیں یہ کونسی قسم کا پردہ ہے۔ پردے کا مقصد دوسروں کی توجہ اپنے سے ہٹانا ہے۔ یہ احساس دلانا ہے کہ ہم حیا دار ہیں لیکن اگر برقعوں پر گوٹے کناری لگے ہوئے ہوں اور توجہ دلانے والے الفاظ لکھے ہوئے ہوں تو یہ پردہ نہیں ہے، نہ ایسے برقعوں کا کوئی فائدہ ہے۔

پھر جہاں تک میک اَپ کا سوال ہے اگر میک اَپ کرنا ہے تو پھر جب باہر نکلیں چہرہ کو بھی مکمل طور پر پھر ڈھانکیں۔ پھر یہ صرف ماتھے کا اور ٹھوڑی کا حجاب نہیں۔ پھر پورا نقاب ہونا چاہئے۔ کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہئیں۔ یہ بھی حیا کا حصہ ہے۔ اگر آپ نے ٹراؤزر (Trouser) یا جین (Jean) پہننی ہے تو قمیص لمبی ہونی چاہئے۔ بعض لڑکیاں سمجھ لیتی ہیں کہ گھر میں جین کے اوپر ٹی شرٹ پہن لیا یا چھوٹا بلاؤز پہن لیا تو ایسا کوئی فرق نہیں پڑتا، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ گھر

سے باہر نکلتے ہوئے لمبا کوٹ پہن لیا۔ جبکہ گھر میں اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی ایسا لباس پہننا چاہئے جو حیادار ہو، مناسب ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے اُن سے پردہ نہ کرنے کا کہا ہے لیکن حیا کو بہرحال ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ پھر گھر میں کسی وقت بھی کوئی عزیز رشتے دار بھی بعض دفعہ آ جاتا ہے، اپنے باپ بھائیوں کے سامنے بھی اچانک کوئی آ جاتا ہے تو سامنے ہونا پڑتا ہے اور ایسا لباس پھر اُن کے سامنے مناسب نہیں ہوتا۔ اس لئے گھر میں بھی اپنا لباس جو ہے حیادار رکھنا چاہئے۔ بیشک حجاب کی ضرورت نہیں ہے، سر ننگا پھر سکتی ہیں۔ لیکن تب بھی لباس ایسا ہونا چاہئے جو بہرحال حیادار ہو۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے تاکہ ایمان کی حفاظت ہو اور پھر اس دعویٰ کی سچائی بھی ثابت ہو کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی بتائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ اُس کے احکام پر عمل ہو اور حیادار لباس گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی پہنیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ حیا کے تقاضے پورے کرنے کے بعد آپ کو کوئی نہیں روکتا کہ آپ ڈاکٹر بنیں، یا انجینئر بنیں یا ٹیچر بنیں یا کسی بھی ایسے پیشے میں جائیں جو انسانیت کے لئے فائدہ مند پیشہ ہے۔ آپ اس کے ساتھ بالکل آزاد ہیں۔

پس ہر احمدی بچی کا ایک تقدس ہے، اُس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ یہ اپنے تقدس کا خیال اور حیا کا اظہار ہی ہے جو آپ کو نیکیوں کی تلقین کرنے والا اور برائیوں سے روکنے والا بنائے گا۔ آپ کے اپنے نمونے آپ کو دوسروں کے لئے، اپنی سہیلیوں کے لئے توجہ کا باعث بنائیں گے۔ جس سے آپ کے لئے (دعوت الی اللہ) کے راستے کھلیں گے۔

(دعوت الی اللہ) کی بات ہوئی ہے تو یہاں یہ بھی بتا دوں کہ عورتوں اور لڑکیوں کو اپنی صنف والوں کو ہی (دعوت الی اللہ) کرنی چاہئے۔ لڑکیاں لڑکیوں کو (دعوت الی اللہ) کریں اور لڑکے لڑکوں کو کریں۔ اس (دعوت الی اللہ) کے لئے آپ مزید راستے تلاش کریں۔ آپ یہاں آزاد ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹ آتی ہے کہ اتنے لاکھ لیف لیٹس (Leaflets) تقسیم ہوگئے، لجنہ کی طرف سے کبھی اتنی تفصیلی رپورٹ نہیں آتی کہ اتنے لاکھ لیفلٹ (Leaflet) لجنہ نے تقسیم کئے۔ حالانکہ عورتیں عورتوں میں (دعوت الی اللہ) کر سکتی ہیں۔ یہاں اپنی آزادی کا استعمال کریں اور بعض کرتی بھی ہیں۔ لیکن جس وسعت سے عورتوں کے ذریعے عورتوں میں (دعوت الی اللہ) ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی۔ پس اپنی ترجیحات کو یہاں بدلنا ہوگا۔ فیشن کے پیچھے چلنے کے بجائے دین کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں تو آپ کو دنیاوی باتوں کے سوچنے کی فرصت ہی نہیں ملے گی۔ اور یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بھی بن جائے گا۔ اور دنیا کی راہنمائی کا ذریعہ بھی آپ بن جائیں گی۔ آج دنیا کو آپ کی تلاش ہے۔ دنیا بھٹک رہی ہے۔ جہاں مَردوں کو (دعوت الی اللہ) کے میدان میں پہلے سے بڑھ کر کودنے کی ضرورت ہے وہاں عورتوں کو بھی اپنی صلاحیتوں کو اس میدان میں استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ مردوں سے یہ مطالبہ کرنے کی بجائے کہ ہمیں فلاں چیز لے کر دو یا فلاں دنیاوی خواہش پوری کرو، یہ مطالبہ کیا کریں کہ آج ہم (دعوت الی اللہ) کے لئے اور دنیا کو راستہ دکھانے کے لئے فلاں جگہ جاتے ہیں جہاں لٹریچر تقسیم کریں گے۔ یا میری فلاں سہیلی ہے جسے دین سے دلچسپی ہے اُس نے مجھے بلایا ہے کہ میری اور سہیلیاں بھی یہاں جمع ہیں، آ کے (دعوت الی اللہ) کرو اس لئے مجھے وہاں لے جاؤ۔ عورتوں کی (دعوت الی اللہ) میں دلچسپی سے مردوں میں بھی مزید دلچسپی پیدا ہوگی اور یہاں جبکہ اس قوم کی (-) کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے تو آپ ہی ہیں جو حقیقی (-) کی تعلیم بتا کر ان کے لئے فائدہ کا موجب بن سکتی ہیں، راہنمائی کا موجب بن سکتی ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو لا کر یہاں مغربی ممالک میں آپ کو مالی طور پر بھی بہت زیادہ بہتر اور مستحکم کر دیا ہے۔ جب شروع میں پاکستان سے آنے والے یہاں آتے ہیں تو چند دن یاد رکھتے ہیں کہ ہم کیوں آئے۔ اس لئے آئے کہ بعض کو جان کا خطرہ تھا۔ اس لئے کہ بعض کے کاروبار احمدی ہونے کی وجہ سے متاثر ہوئے یا ہو رہے تھے۔ اس لئے کہ بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی تھی۔ اس لئے کہ ذہنی سکون نہیں تھا۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ مذہبی آزادی نہ ہونے کی وجہ سے بے چینی اور بے سکونی تھی۔ بعض کے عزیز رشتہ دار شہید ہوئے اس لئے ملک چھوڑ دیا۔ بعض صرف اس لئے آئے اور اکثریت ایسی ہے جنہوں نے عمومی ملکی حالات کی وجہ سے جو احمدیوں کے لئے وہاں پیدا کئے گئے ہیں یہاں کی حکومتوں کا رویہ دیکھ کر ہجرت کر لی کہ امن سے بھی رہیں گے اور مالی کشائش بھی پیدا ہو جائے گی۔ ہر احمدی جو یہاں آیا ہے، اُن میں سے 99.9 فیصد احمدیت کی وجہ سے یہاں آئے ہیں اور یہاں رہنے کا فیض بھی احمدیت کی وجہ سے ہی پا رہے ہیں ان کی اپنی کوئی ذاتی خوبیاں نہیں ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا تقاضا ہے کہ احمدیت کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کر کے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو یہاں پہنچائیں۔ ہر گھر تک پہنچائیں، ہر شخص تک پہنچائیں۔ یہ عورتوں کا بھی فرض ہے اور مردوں کا بھی فرض ہے۔ یہاں آ کر آباد ہونے کی وجہ سے اور اچھے کام ملنے کی وجہ سے، اچھے حالات ہونے کی وجہ سے مالی کشائش ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو بھول نہ جائیں۔ اپنے مقصد کو بھی بھول نہ جائیں۔ جماعت سے تعلق کو بھول نہ جائیں۔ اُن لوگوں کی قربانیوں کو بھول نہ جائیں جنہوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر احمدیت کی آبیاری کی ہے۔ اپنی جان کے نذرانے دے کر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اپنے خون بہا کر نہ صرف اپنی اولادوں کے لئے بہتر حالات کے سامان پیدا کئے ہیں بلکہ اُن احمدیوں کے لئے بھی بہتر حالات کے سامان پیدا کئے ہیں جن سے خونی رشتہ نہیں تھا، جن سے صرف احمدیت کا رشتہ تھا۔ پس آپ کا یہاں آنا آپ کی کسی خوبی کی وجہ سے نہیں تھا جیسا کہ میں نے کہا، بلکہ یہ اُن قربانیوں کا نتیجہ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ اس احسان کو خود بھی یاد رکھیں اور اپنے بچوں کے ذہنوں میں بھی تازہ رکھیں۔ سن 1974ء سے پہلے کسی کو خیال ہی نہیں تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں احمدی ملک سے باہر نکلیں گے اور ان مغربی ممالک میں جائیں گے۔ ان قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی آپ باہر نکلے ہیں۔ ان قربانی کرنے والوں میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں جنہوں نے اپنی جان کے نذرانے بھی پیش کئے۔ جن کے معاملات جب یہاں حکومتوں کو پیش کئے گئے تو یہاں حکومتوں کی طرف سے آپ کی رہائش کا بندوبست کیا گیا۔ پس ان قربانی کرنے والوں کو بھی یاد رکھیں۔ ان قربانی کرنے والوں میں سے اس وقت میں آپ کے سامنے بعض خواتین کا ذکر کر دیتا ہوں۔ آج تک یہ قربانیاں ہو رہی ہیں جو یہاں آپ کے آنے کا ذریعہ بن رہی ہیں اور آپ کے یہاں رہنے کا ذریعہ بن رہی ہیں۔

1978ء میں سانگلہ ہل میں **شیخوپورہ میں ایک خاتون تھیں رشیدہ بیگم صاحبہ**، قاری عاشق حسین صاحب کی اہلیہ۔ انہوں نے 1976ء میں بیعت کی تھی اور نہایت اخلاص سے اپنے عہدِ بیعت کو نبھایا اور ہر دُکھ اور قربانی کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ 1978ء کا واقعہ ہے کہ ان کے خاوند قاری صاحب نماز تراویح پڑھا کر آئے تو ان کا جو سٹنگ روم (Sitting Room) تھا اس میں دو مہمان بیٹھے تھے۔ پرانے دوست تھے۔ جب ان سے فارغ ہو کر اندر گئے ہیں تو بیوی سے پوچھا ہے کیا بات ہے؟ تم ابھی تک سوئی نہیں کافی دیر ہو گئی ہے؟ کہنے لگی حافظ صاحب! مجھے نیند نہیں آ رہی۔ حافظ صاحب نے پوچھا کیا وجہ ہے۔ کہنے لگیں کل رات خدا نے مجھے بتایا ہے کہ جس لڑکے کو تو نے خود پالا ہے وہ تیرا قاتل ہے۔ یہ لڑکا قاری صاحب کا بھتیجا تھا۔ عبداللہ نام تھا اُس کا اور تقریباً نو ماہ کی عمر سے بیس سال کی عمر تک مرحومہ نے اُسے پالا اور اس کے بارے میں خوابیں بھی دیکھی تھیں اور یہ خواب بھی دیکھی۔ دیکھیں کیسی صفائی سے پوری ہوئی۔ یہ یقین تھا کہ کوئی نہ کوئی، کچھ نہ کچھ حرکت یہ شخص کرے گا اور پھر وہی کچھ ہوا کہ جب انہوں نے احمدیت قبول کر لی تو اُس کے بعد غیروں نے پھر اس لڑکے کو ورغلانا شروع کیا اور اپنی محسنہ ماں کا مخالف بنا دیا۔ پھر انہوں نے کہا بھی قاری صاحب کو کہ میرا خیال ہے ہمارا یہاں رہنا مناسب نہیں، یہاں سے ہم ربوہ چلے جاتے ہیں کیونکہ لڑکا ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حافظ صاحب نے کہا نہیں کوئی بات نہیں، صدقہ وغیرہ دے دو۔ آپ کا بیٹا ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ لیکن خدا کی بات بہرحال پوری ہونی تھی، ہوئی۔ اور ایک دن صبح کے وقت قاری صاحب اپنے کسی دوست کے ساتھ فیصل آباد چلے گئے۔ لڑکا جو ایک سال پہلے قاری صاحب کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اُن کے جانے کے بعد وہ گھر میں داخل ہوا اور یہ بچیوں کو قرآن کریم پڑھا رہی تھیں، اُن بچیوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ یہ آگے ہوئیں۔ ان پر حملہ کیا اور پھر چاقوؤں کے کئی وار ان کی چھاتی پر کئے۔ وہ اُسے روکتی رہیں کہ تم کیا کر رہے ہو۔ لیکن بہرحال وہیں اس نے یہ کہہ کر کہ تم کافر ہو گئی ہو، اس لئے ان کو شہید کر دیا۔

پھر ایک شہید خاتون **رخسانہ طارق صاحبہ** ہیں۔ ان کے والد کا نام مرزا خان صاحب تھا۔ **سرگودھا کے رہائشی تھے** اور اُنہیں بھی 9/ جون 1986ء کو عید کے روز مرحومہ کے جیٹھ بشارت احمد نے شہید کر دیا۔ رخسانہ صاحبہ نے عید پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا اور طارق کے بڑے بھائی ان کے جیٹھ بشارت نے مخالفت کی اور ڈانٹ کر منع کر دیا کہ وہاں احمدیوں کی (-) میں عید پڑھنے نہیں جانا۔ مگر یہ وہی پرانے کپڑے پہن کر عید پر چلی گئیں۔ حالانکہ شادی کے بعد یہ ان کی پہلی عید تھی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اگر تیار ہو کر جانے نہیں دیتے تو میں اسی طرح چلی جاتی ہوں، مجھے کوئی نئے کپڑوں کی ضرورت نہیں ہے اور عید کی نماز میں بہت روئیں۔ گھر واپس آتے ہوئے بہت خوش تھیں اور پھر سب کے لئے ناشتہ بھی تیار کیا۔ ان کے خاوند کہتے ہیں کہ میں حیران تھا کہ اتنی خوش کیوں ہے؟ سب سے خوشی سے ملیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ آخری لمحات ہیں۔ ان کو اپنی شہادت کی اطلاع بھی شاید مل چکی تھی۔ اتنے میں ان کا بڑا بھائی بشارت احمد آیا اور رخسانہ سے کہا کہ تمہیں میں نے منع کیا تھا کہ تم نے احمدیوں کی (-) میں نماز پڑھنے نہیں جانا، تم کیوں گئی ہو۔ رخسانہ نے کہا کہ تم جتنا چاہو منع کر لو، میں باز نہیں آؤں گی۔ میں جاؤں گی اور میں جاؤں گی کیونکہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ یہ میرا مذہبی معاملہ ہے۔ اس پر بشارت نے مرحومہ پر پستول کے تین

فائر کئے جو مقتولہ کی چھاتی اور ٹانگ پر لگے اور تھوڑی دیر میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان کے خاوند کہتے ہیں، والد بیان کرتے ہیں کہ ایک عجیب بات ہے جو میں نے رخسانہ میں دیکھی، وہ شادی کے چند دن بعد ہی اپنے جہیز بانٹنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر سارا سامان جو جہیز کا تھا، غریب لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔

اسی طرح ایک **عزیزہ بچی نبیلہ مشتاق** کو اور اس کے گھر والوں کو بھی شہید کیا۔ یہ بچی دس سال کی تھی، اس کو بھی ظالموں نے شہید کر دیا۔

اسی طرح ایک **مبارکہ بیگم صاحبہ چونڈہ** ضلع سیالکوٹ کی تھیں۔ دعوتِ الی اللہ کا بڑے جوش اور جذبے سے کام کرتی تھیں۔ اب وہاں (دعوت الی اللہ) کرنا تو بہت بڑا جرم ہے۔ یہی میں نے کہا کہ آپ لوگ یہاں آزاد ہیں۔ آزادی سے یہ کام تو کر سکتی ہیں۔ ڈوگراں والی گاؤں کے دو افراد عابد حسین اور اُن کی بہن کو احمدی کیا۔ دونوں نو مبائع جو تھے اُن کے گاؤں میں اُن کی بہت زیادہ مخالفت ہوئی، اُن کو حوصلہ دیتی رہتی تھیں۔ آخری بار یکم مئی 1999ء کو ڈوگراں والی گئیں تا کہ نو مبائع کے والد صاحب کو ربوہ کی زیارت پر لے جانے کا پروگرام بنا سکیں۔ وہ سیالکوٹ گئے ہوئے تھے۔ اُن کی واپسی کا انتظار کرتی رہیں۔ کوئی سواری نہ ملنے کی وجہ سے آپ کو ڈوگراں والی میں ہی رات بسر کرنی پڑی۔ نو مبائع کا ایک سوتیلا بھائی رفاقت حسین جو مجرمانہ ذہنیت کا مالک تھا اور منشیات اور چوری وغیرہ کے مقدمات میں ملوث تھا۔ گھر میں احمدیت پھیلانے کا ذمہ دار محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کو سمجھتا تھا۔ (خود ہر قسم کی بدمعاشی کر رہا تھا، قاتل بھی، چور بھی، ڈاکو بھی، نشہ آور بھی، لیکن یہ برداشت نہیں تھا کہ گھر میں احمدیت پھیلے، دین اور خدا کا نام پھیلے) چنانچہ اُس نے 2/ مئی 1999ء کو آپ پر چھریوں کے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ہسپتال بھی لے جایا گیا وہاں جا کے آپ شہید ہو گئیں، وفات ہو گئی۔

اسی طرح **شوکت خانم صاحبہ** اہلیہ مکرم عبدالرحیم مجاہد صاحب۔ نامعلوم افراد نے جسمانی تشدد کے بعد دونوں کو، ان کے میاں کو بھی اور ان کو بھی گلے میں پھندا ڈال کر شہید کر دیا۔ دونوں بہت بوڑھے تھے۔

ڈاکٹر نورین شہید صاحبہ اور ڈاکٹر شیراز صاحب ملتان کے تھے۔ 2009ء میں ان کو بھی احمدیت کی وجہ سے شہید کر دیا۔ دونوں کی آنکھوں پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور ہاتھ پیر باندھے ہوئے تھے۔ یہ قاتل ان کے گھر میں آئے اور ان کو شہید کر دیا۔

پھر اسی طرح **مریم خاتون صاحبہ**، جن کا پہلے بھی میں نے 2011ء میں، دسمبر میں ذکر کیا تھا، جنازہ پڑھایا تھا۔ ان کو بھی احمدیت کی وجہ سے شہید کر دیا گیا جبکہ یہ لوگ (-) اور اپنی جائیداد کی حفاظت کے لئے مقابلہ کر رہے تھے۔

پس آپ لوگوں کا یہاں آنا ان قربانیاں کرنے والوں کا مرہونِ منّت ہے۔ آپ کی کوئی خوبی نہیں تھی جس کی وجہ سے جرمنی کی حکومت مجبور تھی کہ آپ کو اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دے۔ اور نہ صرف اجازت دے بلکہ بہت سوں کو انہوں نے شہریت بھی دے دی۔ یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی کہ بڑے پیمانے پر حضرت مسیح موعود کو ماننے والے دنیا میں پھیل جائیں اور اشاعت ہدایت کے کام میں تیزی اور سہولت پیدا ہو۔ لیکن اس کے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر نے کچھ لوگوں کو قربانیوں کے لئے بھی چنا تھا۔ انہوں نے اس لئے قربانیاں دیں کہ ہم میں سے ایک حصہ دنیا میں پھیل جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں تھا۔ انہوں نے اس لئے قربانیاں نہیں دی تھیں کہ ہمارا جو ایک حصہ ہے وہ دنیا میں پھیل کر دنیاداری کے پیچھے پڑ جائے۔ دین کو بھول جائے۔ اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول جائے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے سے گریز کرنے لگ جائے۔ یا دنیا کو فوقیت دینے والے بن جائیں۔ دنیا کو مقدم کرنے والے بن جائیں۔

پس غور کریں اور اپنے جائزے لیں۔ ہمارے مقاصد بہت اونچے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے بہت اعلیٰ مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ دنیا کے پیچھے چلنے کے لئے پیدا نہیں کیا ہے بلکہ دنیا کو اپنے پیچھے چلانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ (-) بنایا ہے۔ اب دنیا کی رہنمائی آپ نے کرنی ہے۔ ترقی کے راستوں کا تعین اب آپ نے کرنا ہے۔ نیک اعمال آپ نے بتانے ہیں۔ انسانی ترقی کے زینوں کی طرف آپ نے لے کر جانا ہے، نہ کہ یہاں کے ٹی وی پروگراموں نے یا دوسری قسم کی رنگینیوں نے۔ پس اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ آج ایسے اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کے نمونے ہمارے سامنے نہیں ہیں جو اپنے ملکوں میں رہتے ہوئے بھی یہ نمونے دکھا رہے ہیں جو ان مغربی ممالک میں رہتے ہوئے بھی یہ نمونے دکھا رہی ہیں۔ آج بھی اس دنیا کی چمک دمک کو دھتکار کر اپنے سونے کے زیورات دینے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ آج بھی اپنی ہزاروں لاکھوں یورو کی بچت کو جماعت پر قربان کرنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ نیک اعمال کرنے والی اور عبادات بجا لانے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والی عورتیں آپ میں موجود ہیں۔ اُس کی خشیت اور اس سے محبت رکھنے والی آپ میں موجود ہیں۔ لیکن یہ نمونے قائم کرنے والوں کی تعداد اس حد تک بڑھا دیں کہ نیک عمل نہ کرنے والی اور دنیا سے رغبت رکھنے والی اتنی تھوڑی رہ جائیں کہ ہمیں نظر ہی نہ آئیں۔ ایک ہی مقصد ہو ہر عورت کا اور ہر بچی کا اور ہر لڑکی کا اور ہر جوان کا اور بوڑھے کا کہ ہم نے جماعت کی خاطر ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ اور اشاعت (-) کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے چلے جانا ہے۔ (دعوت الی اللہ) کے میدان میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

اسلام کے پہلے زمانے میں اسلام کی شان بلند کرنے کے لئے عورتیں تلوار کے جہاد میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ آج (-) کی نشأۃ ثانیہ جو حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے ہو رہی ہے، اس میں آپ نے بھی جہاد میں شامل ہونا ہے اور وہ جہاد یہ ہے۔ اپنے نفس کی اصلاح کے جہاد میں شامل ہو کر یہ جہاد کرنا ہے۔ اور پھر دنیا کو حقیقی ترقی کے راستے دکھانے کے لئے یہ جہاد کرنا ہے جس سے دنیا میں ایک انقلاب رونما ہو جائے۔ آج یہ ملک آپ کو غیر ترقی یافتہ ملکوں کے باشندے سمجھتے ہوئے رحم کھاتا ہے۔ یہاں کے لوگ جو ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ غیر ترقی یافتہ ملکوں کے آئے ہوئے ہیں، مذہب کی وجہ سے سختیاں جھیلے ہوئے ہیں اور آپ پر رحم کیا جاتا ہے۔ آج آپ کا فرض ہے کہ ان پر رحم کھاتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ سے ملانے والی بن جائیں۔ پس یہ انقلاب ہے جو ہم میں سے ہر ایک نے برپا کرنا ہے اور زمانے کے امام کو ماننے کا حقیقی حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کر لیں۔

گنج ہائے گرانمایہ

کتب حضرت مسیح موعود

یہ معجزہ ہر آن ترے سنگ رہے گا
تو ارفع براہین کا اورنگ رہے گا

ہے گنجِ گرانمایہ ہر اک نسخۂ تصنیف
بالا تیرا مخزن یہ بہر رنگ رہے گا

ہر ایک سطر تیری جواہر کی لڑی ہے
روشن تیری تحریر کا ہر انگ رہے گا

جو بھی ہے ترے علم سمندر کا شناور
وہ اس کے تبحر سے سدا دنگ رہے گا

جب مدنظر ہو گی کوئی تیری نگارش
ہر بار کوئی عالم نورنگ رہے گا

ہر عہد میں ہر گام پہ سرمایہ ہمارا
سلطانِ بیاں تیرا ہی آہنگ رہے گا

جب زیب نظر ہوں تیرے الفاظ خزانے
پھر دل میں کہاں مَیل کہاں زنگ رہے گا

مبارک احمد عابد

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ بورکینافاسو تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم واصف احمد عاطف نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعمر پانچ سال چار ماہ قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور کل تین ماہ کے عرصہ میں مکمل کرلیا ہے۔ اسے قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ فرحت ریاض عاطف صاحبہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 9 دسمبر 2012ء کو کایا مشن ہاؤس کے لالہ زار میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم امیر صاحب برکینا فاسو نے عزیزم سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا۔ اور اسکے بعد دعا بھی کروائی۔ ایک قابل ذکر امر یہ ہے کہ اس پروقار تقریب میں صوبے کی گورنر صاحبہ جو کہ خود بھی ایک مسلمان ہیں نے بھی شرکت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن کریم سمجھنے اور اس کی برکات کو سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم محمد اختر صاحب معلم وقف جدید گکھڑمنڈی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ذوالقرنین احسن شامی صاحب کے دو بچوں فلزہ نور اور باسل احمد نے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کرلیا ہے۔ مورخہ 29 دسمبر 2012ء کو بچوں کی تقریب آمین کے موقع پر مکرم حافظ منظور احمد صاحب مربی سلسلہ راہوالی نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور مکرم وقاص احمد صاحب مربی سلسلہ وزیرآباد نے دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کو حاصل ہوئی۔ اس تقریب میں 5 غیر از جماعت مہمان بھی شامل تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

❁ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع فیصل آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تقریب آمین

❁ مکرم انیس احمد محمود صاحب معلم سلسلہ وقف جدید چک نمبر 96 گ ب صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے شاہ زیب احمد واقف نو نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھ سال سات ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 21 دسمبر 2012ء کو بمقام 96 صریح جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب معلم سلسلہ انسپکٹر تربیت وقف جدید نے شاہ زیب احمد سے قرآن کریم سنا اور مکرم مسعود احمد طاہر صاحب صدر جماعت 96 صریح نے دعا کروائی۔ شاہ زیب احمد کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ فرزانہ انیس صاحبہ نے حاصل کی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کے دل کو نور قرآن سے منور کرکے قرآن کریم پڑھنے، پڑھانے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ یو بی ایل میں پرسنل بینکرز اور برانچ مینیجر کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 جنوری 2013ء ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ubldirect.com.corporate/careers/lateralhires.apsx

❁ سپریم کورٹ آف پاکستان کو لائبریرین کی ضرورت ہے۔

❁ پاکستان ایئرفورس میں ریٹائرڈ جی سی اور پرووسٹ ٹریڈز کے جی سی اوز اور ریٹائرڈ ڈائریمین کی دوبارہ شمولیت (برائے سیکیورٹی ڈیوٹی) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ ڈائریکٹوریٹ جنرل سول ڈیفنس کے تحت سول ڈیفنس ٹریننگ سکول، ایبٹ آباد میں کمانڈنٹ، انسٹرکٹر، پلاٹون کمانڈر، انتظامی افسر، سپرنٹنڈنٹ، جونیئر انسٹرکٹر، کمپیوٹر آپریٹر، سٹینو ٹائپسٹ، یوڈی سی، سیکشن لیڈر، ڈرل انسٹرکٹر، ایل ڈی سی، ایل ڈی سی/ ڈیمونسٹریٹر، بی ڈی ٹیکنیشن، ڈرائیور، ڈسپیچ رائیڈر، ڈیمونسٹریٹر، نائب قاصد، چوکیدار، مالی، فراش، باورچی اور سٹور کیپر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

❁ پاک ترک انٹرنیشنل سکول اینڈ کالجز کو ٹیچنگ/ پرنسپل اور ایڈمنسٹریٹر سٹاف کی ضرورت ہے۔

❁ سٹار مارکیٹنگ کمپنی کو مارکیٹنگ مینیجرز، سینئر ایگزیکٹو اور ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

❁ واہ براس ملز پرائیویٹ لمیٹڈ، واہ کینٹ کو اسسٹنٹ مینیجر، سینئر اسسٹنٹ اور کیشئر کی ضرورت ہے۔

❁ دی سٹی سکول کو اپنے تعلیمی ادارے دی سمارٹ سکول کیلئے سٹاف کی ضرورت ہے۔

❁ یورجن پرائیویٹ لمیٹڈ کو ڈونیٹ ڈویلپر اور ڈپٹی مینیجر پرچیز کی خالی آسامیوں کیلئے سٹاف درکار ہے۔

❁ مہتہ برادرز پرائیویٹ لمیٹڈ (ڈیری نیوٹریشن مارکیٹنگ) کو ٹیکنیکل سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔

ہینکل پاکستان کو بزنس ڈویلپمنٹ مینیجر کی ضرورت ہے۔

مجاہد فورس میں غیر مستقل کیشنڈ آفیسر کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 20 جنوری 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

پتہ درکار ہے

❁ مکرمہ ثمرہ جاوید صاحبہ زوجہ مکرم جاوید اقبال صاحب وصیت نمبر 81870 نے مورخہ 18۔اگست 2008ء کو 219 ر۔ب گنڈا سنگھ فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم وقار صادق صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب وصیت نمبر 78643 نے مورخہ 11 مئی 2008ء کو ڈھول بالا P/O ساہیوال سرگودھا سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم لیاقت نذیر صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب وصیت نمبر 78634 نے مورخہ یکم مئی 2007ء کو چک نمبر 62 جنوبی سرگودھا سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم سعید احمد صاحب ابن مکرم محمد لطیف صاحب وصیت نمبر 78142 نے مورخہ 18۔اکتوبر 2007ء کو مکان نمبر 177/178 بلاک نمبر 4 میٹروول سائٹ کراچی سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرمہ نجمہ اصغر صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اصغر صاحب وصیت نمبر 81709 نے مورخہ 8 جولائی 2008ء کو R-637 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرمہ فوزیہ فاروق صاحبہ زوجہ مکرم فاروق صاحب وصیت نمبر 79728 نے مورخہ 14 مئی 2008ء کو مکان نمبر 358 گلی نمبر 6 کشمیر کالونی کراچی سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم احیاء الدین احمد صاحب ابن مکرم طاہر احمد صاحب وصیت نمبر 79117 نے مورخہ یکم مئی 2008ء کو R-828 بلاک نمبر 8 F.B ایریا کراچی سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم منیر احمد صاحب بٹ ولد مکرم اللہ رکھا بٹ صاحب وصیت نمبر 79218 نے مورخہ 21 ستمبر 2008ء کو مکان نمبر 416 بلاک نمبر 46 سمن آباد فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرمہ نازیہ محمود صاحبہ بنت مکرم خالد محمود صاحب وصیت نمبر 79692 نے مورخہ 18 مئی 2008ء کو مرا جعفر بالمقابل G-11/2 اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرمہ آصفہ اقبال صاحبہ بنت مکرم اقبال احمد صاحب وصیت نمبر 79680 نے مورخہ 22 مئی 2008ء کو مکان نمبر 749 مین موڑ قذافی چوک اسلام آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم خالد بشیر صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب وصیت نمبر 79722 نے مورخہ 17 مئی 2008ء کو چک نمبر 105 گ۔ب فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم مبشر محمود صاحب ابن مکرم عنایت اللہ عابد صاحب وصیت نمبر 81872 نے مورخہ 17۔اپریل 2008ء کو مکان نمبر P-445 علی ہاؤسنگ کالونی فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرمہ امۃ الحی فاخرہ صاحبہ زوجہ مکرم عنایت اللہ عابد صاحب وصیت نمبر 81871 نے مورخہ 16 دسمبر 2008ء کو 445 علی ہاؤسنگ کالونی فیصل آباد سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم عامر نوید ملک صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب وصیت نمبر 78131 نے مورخہ یکم فروری 2008ء کو E-411 اقراء سٹی عبدالحسن اصفہانی روڈ کراچی سے وصیت کی تھی۔

❁ مکرم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم ملک داؤد احمد صاحب وصیت نمبر 78745 نے مورخہ 23 مارچ 2008ء کو D-389 فیصل ٹاؤن لاہور سے وصیت کی تھی۔

بعد وصیت ان موصیان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہ ہے۔ اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عجائبات عالم

ہائیڈ پارک (Hyde Park)

جہاں آزادانہ تقریریں کی جاسکتی ہیں

برطانیہ کے دارالحکومت لندن کے وسط میں کنسنگٹن گارڈن سے منسلک ہائیڈ پارک 615 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ پارک 1536ء میں برطانیہ کے شاہ ہنری ہشتم نے راہب ویسٹ منسٹرایبے سے حاصل کیا جو بادشاہ کیلئے شکارگاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ شاہ چارلس اول نے ہائیڈ پارک کو کنسنگٹن گارڈن سے الگ کر دیا اور 1637ء میں عام لوگوں کیلئے کھول دیا۔

موجودہ پارک کا خاکہ آرکیٹیکٹ انجینئر ڈیکمو برٹون نے 1825ء میں تیار کیا تھا۔ شاہ جارج دوم (عہد حکومت 60-1727ء) کی ملکہ کیرولین نے 1730ء میں پارک میں ایک جھیل تعمیر کروائی۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ 19ویں صدی میں ہائیڈ پارک جلسے جلوسوں کیلئے استعمال ہونے لگا۔ 1872ء میں لندن میں ہونے والے فسادات کے دوران پولیس نے جلسے جلوسوں پر پابندی عائد کر دی تو ہائیڈ پارک سپیکر کارنر کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ یہاں ایک سپیکر کارنر ہے جہاں پر آزادانہ تقریریں کی جاسکتی ہیں۔ ان تقاریر پر کسی مقرر کو گرفتار نہیں کیا جاسکتا حتیٰ کہ ملکہ برطانیہ اور وزیراعظم کے خلاف تقریر کرنے پر بھی قانون حرکت میں نہیں آتا۔

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خبریں

ہائی بلڈ پریشر کے علاج کیلئے چاول بہترین غذا

چاول میں وٹامنز اور منرلز کا ایسا خزانہ موجود ہے جو گندم کی کمی بھی پوری کر سکتا ہے۔ چاول میں نیاسن، وٹامن ڈی، کیلشیم، فائبر اور آئرن کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے۔ چاول میں سوڈیم کی بہت کم مقدار ہوتی ہے، اس لئے چاول کو ہائی بلڈ پریشر اور ہائپرٹینشن کے مریضوں کیلئے بہترین کھانا تصور کیا جاتا ہے۔ براؤن رائس میں ہر قسم کے کینسر کے خلاف مزاحمت کی صلاحیت ہوتی ہے۔

استعمال شدہ پلاسٹک کے لفافوں کا دوبارہ استعمال خطرناک ہے

کینیڈا کی پلاسٹک انڈسٹری کی تحقیق کے مطابق استعمال شدہ پلاسٹک کے لفافوں کا دوبارہ استعمال صحت کیلئے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ کینیڈا کی پلاسٹک انڈسٹری ایسوسی ایشن نے اپنی تحقیق میں پہلے سے استعمال پلاسٹک کے لفافوں کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا جس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ استعمال شدہ پلاسٹک کے لفافوں سے بیکٹیریا پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے جس سے آنتوں کی بیماری ہوسکتی ہے، ایسے لفافوں کا استعمال صحت کیلئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ تحقیق میں دکانداروں کو ہدایت کی گئی کہ استعمال شدہ پلاسٹک کے لفافوں کا استعمال کر کے گاہکوں کی صحت کے ساتھ نہ کھیلیں۔

بوتلوں میں بند مشروبات مٹاپے کی بڑی وجہ ہیں

امریکی سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ بوتلوں میں بند مشروبات مٹاپے کی بڑی وجہ ہیں۔ حالیہ تین تحقیقات کے مطابق 1970ء کے بعد امریکہ میں بوتلوں میں بند مشروبات کے استعمال میں دوگنا اضافہ ہوا ہے۔ مٹاپے میں بھی اسی رفتار سے اضافہ ہوا اور تیس فیصد امریکی نوجوان مٹاپے کا شکار بن چکے ہیں۔

پھلوں اور سبزیوں کا استعمال دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے

تازہ پھلوں اور سبزیوں کے استعمال سے دل کے دورے کے امکانات ایک تہائی کم ہوجاتے ہیں۔ سویڈن میں 49 سے 53 سالہ 30 ہزار خواتین پر کی گئی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جن خواتین نے زیادہ دیر تک تازہ رہنے والے پھلوں اور سبزیوں کا کثرت سے استعمال کیا۔ وہ ان خواتین کی نسبت 20 فیصد کم دل کے دورے کا شکار ہوئیں جنہوں نے پھلوں اور سبزیوں کا استعمال کم کیا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ روزانہ کم از کم پانچ پھل اور سبزیاں استعمال کرنی چاہئیں۔

طلاق کے بچوں کی تعلیمی اور معاشرتی صلاحیتوں پر اثرات

امریکی ماہرین کا کہنا ہے کہ طلاق بچوں کی تعلیمی اور معاشرتی صلاحیتوں پر اثر ڈالتی ہے۔ ویسکونسن یونیورسٹی میں سوشیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے پی ایچ ڈی کے طلبہ نے باقاعدہ تحقیق کے بعد واضح کیا ہے کہ وہ بچے جن کے والدین آپس میں علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں وہ اپنے تعلیمی میدان میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں اور معاشرتی طور پر بھی ان کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تحقیق کے ایک رکن ہین سک کم نے بتایا کہ کنڈرگارٹن سے پانچویں گریڈ کے تقریباً 3500 طالب علموں کو تحقیق کا حصہ بنایا گیا اور حاصل ہونے والے نتائج سے یہ بات سامنے آئی کہ وہ بچے جو والدین کی آپس میں علیحدگی کا سامنا کر چکے ہیں وہ اکٹھے رہنے والے ماں باپ کے بچوں کی نسبت زیادہ ذہنی دباؤ اور پریشانی کا شکار ہوتے ہیں جو کہ ان کے تعلیمی میدان میں ان کے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانے کی ایک اہم وجہ ہے۔ کم کا کہنا تھا کہ حاصل شدہ نتائج نے انہیں کافی حیران کیا کہ بچے اتنی چھوٹی سی عمر میں کافی جھگڑالو بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ماں باپ کے آپس کے جھگڑے ہوتے ہیں۔

☆..........☆..........☆

تعطیل

مورخہ 25 جنوری 2013ء کو 12 ربیع الاول 1434ھ کے سلسلہ میں سرکاری تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

☆..........☆..........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 24۔جنوری	
طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

زدجام عشق خاص
کستوری والی
زدجام عشق
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ڈبل سٹوری کوٹھی برائے فروخت
4 عدد بیڈ روم، ٹی وی لاؤنج، ایک عدد کچن، ڈرائنگ روم، اٹیچ باتھ روم، گیراج، میٹھا پانی، گیس کی سہولت میسر ہے
واقع ناصر آباد جنوبی ربوہ 0333-9795326,6212210

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
FINE & THE BEST FB
CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10:00 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے